هِدایتُ المُعلِّمِین

(اساتذہ کیلئے اُردو پڑھانے کا آسان قاعدہ)

۱۸۴۸ء

محمد نوراللہ

پیشکش:

افضال الرحمٰن

ہدایت المعلّمین

محمد نوراللہ

ہدایت المعلّمین

محمد نور اللہ

مرتب

افضال الرحمٰن

نام کتاب	:	ہدایت المعلّمین
مصنف	:	مولوی محمد نور اللہ
سالِ طباعت	:	2013ء
مطبع	:	ایم کے آفسیٹ پرنٹرس، دہلی-6 موبائل:9810093901
تعداد	:	500
قیمت	:	80روپے

ملنے کا پتہ:

افضال الرحمٰن

272، جامعہ نگر، ٹیچرز ٹریننگ کالج روڈ، نئی دہلی-110025

فون:011-26827174 • موبائل:9891395011

احوالِ مصنّف

مولوی محمد نور اللہ صاحب کا وطن قصبہ بچھراؤں ضلع مراداباد ہے۔آپ کے جدِ امجد حضرت شیخ عبد الغفور اعظم پوریؒ تھے جو حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہیؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔مولوی صاحب کا ننہال، بابا فرید گنج شکرؒ کے خاندان سے تھا،آپ کے نانا پیر جی مقبول عالم صاحب ،حضرت مولانا فخر الدین محمد دہلویؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔

مولوی صاحب نے اکتسابِ علم ،افضل العلماء مولوی شرف الدین صاحب سے رام پور میں کیا۔رام پور میں لگ بھگ دس برس قیام رہا۔اس کے بعد مفتی الٰہی بخش صاحب سے کاندھلہ میں اور مرزا حسن علی صاحب ہاشمی سے لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی۔حضرت شاہ نور الہدیٰ صاحب سے منگلور میں فیض علم کیا ،اور ان کے مرید ہوئے۔

اکتسابِ علم کے بعد سترہ برس تک انگریز حکومت کے ملازم رہے۔شروع میں بحیثیت انشائے کورٹ اپیل بریلی رہے۔اس کے بعد دو تین برس سر شتہ دار پرمٹ، ضلع میرٹھ اور تحصیل دار، ضلع مظفر نگر، رہے۔

نو برس لکھنؤ میں نواب غازی الدین حیدر کے دربار سے متعلق رہے۔اس عرصے میں سیر وسیاحت دہلی وکلکتہ بھی ہوتی رہی۔کلکتہ کا ایک سفر بذریعہ کشتی بھی کیا تھا۔

لکھنؤ میں قیام کے زمانے میں حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن صاحب موحد لکھنوی کی خدمت میں ڈیوڑھی آغا میر میں ۱۸۱۶ء (۱۲۳۲ھ) حاضر ہوئے۔ چند سال کے بعد وطن آئے اور ۱۸۲۳ء (۱۲۹۳ھ) میں دوبارہ لکھنؤ گئے اور حضرت مولاناؒ کی خدمت میں شب و روز رہنے لگے۔ تکمیلِ بیعت، اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے، اور آخر عمر تک اس آستانے سے وابستہ رہے۔ ۱۸۲۷ء (۱۲۴۳ھ) میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔

مولوی صاحب نے سات اہم کتابیں تصنیف کی ہیں۔

۱۔ محمود الصرف ۲۔ اخلاقِ ناظمی

۳۔ ہدایت المعلمین ۴۔ نغمۂ عشاق (جوازِ سماع میں)

۵۔ نورِ مطلق (شرح کلمۃ الحق) مسئلۂ وحدت الوجود پر

۶۔ ہدایت الوہابین (اختلافی مسائل پر)

۷۔ انوار الرحمٰن (ملفوظات مولانا شاہ عبدالرحمٰن صاحبؒ)

کتاب 'نغمۂ عشاق' محمد اکبر شاہ ثانی، بادشاہ دہلی کے دربار میں پیش ہوئی۔ علماء دہلی نے اس کتاب کو پسند فرمایا۔ بادشاہ نے مولوی صاحب کے نام ۱۸۳۴ء مطابق ۱۲۴۹ھ میں فرمان جاری کیا۔ جس پر بہادر شاہ ظفر ولیعہد نے بھی دستخط فرمائے۔

اس فرمان کے ذریعہ زبد الموحدین، مشیر الدولہ، محقق الملک، مفتی، خان بہادر، مناظر جنگ کے خطابات سے نوازا گیا۔

۱۳ ر رمضان المبارک ۱۲۶۷ھ (۱۸۵۰ء) کو لکھنؤ میں انتقال ہوا اور درگاہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب موحد لکھنوی، ڈیوڑھی آغا میر میں دفن ہوئے۔

افضال الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست کتب بدیع العجائب "ہدایۃ المعلمین"

تصنیف جدید، مشیر الدولہ، محقق الملک، محمد نور اللہ، خان بہادر، مناظر جنگ، رئیس علماء، قصبہ بچھراوں، ضلع مراداباد۔

جو بھی اس پر عمل کرے گا انشاء اللہ العزیز لکھنا پڑھنا، ابجد خوانی اور اردو زبان میں خط و کتابت کی قدرت ایک مہینے میں حاصل کرلے گا۔ بلکہ ایک ہفتہ میں تختی دوم

اِ بُ اور ایک سواسّی الفاظ الف بے یے سے بھی سیکھ جائے گا۔ اور ذہین آدمی بغیر دوسری کتاب پڑھے حساب دانی، صرف ونحو، اور علم اخلاق و فن دانشمندی جان جائے گا۔

فہرست مضامین

۱۶۔ حروفِ ملفوظی

۱۷۔ حروفِ مسروری

۱۸۔ حروفِ مکتوبی

۱۹۔ جدول حروف غرب کے جو ۳۵ ہیں

۲۰۔ جدول حروف عجم کے جو ۳۵ ہیں

۲۱۔ طریق تعلیم مفردات

۲۲۔ طریق تعلیم اعراب پڑھنے کا

۲۳۔ تفہیم اس بات کی کہ تینوں حرکت سے ابجد میں نوہ (۹۰) لفظ نکلتے ہیں۔

۲۴۔ تکرار حرکت کا ہے سبب، پیدا ہونے میں تین لفظ کا ہر حرف سے۔

۲۵۔ دوسری تختی میں ایک سو اسّی الفاظ کا لکھنا پڑھنا آجاتا ہے۔

۲۶۔ حروفِ مرکبات کی تعلیم

۲۷۔ پہلی تختی مرکب تینوں حرکات کے ساتھ۔

۲۸۔ دوسری تختی میں پانچ حروف کی ترکیب آگئی۔

۲۹۔ تیسری تختی میں چار حروف کی ترکیب آگئی۔

۳۰۔ بارہ حروف متجانس ہیں چھ تختی کافی ہیں۔

۳۱۔ دستور العمل لکھنے پڑھنے میں بعض اصطلاحیں جو مقدمے میں نہیں لکھی گئیں۔

۳۲۔ ان حروف کے فائدے کا ذکر جو لکھنے پڑھنے میں زبانِ ہندی میں خوار ہیں۔

۳۳۔ بیان ابجد ادریسی کا کہ جس سے حساب کا لکھنا پڑھنا آسان ہو۔

۳۴۔ جر ہن حساب ہندی کے بیس لفظ۔

۳۵۔ جدول حروف ورقم ہندسہ احاد کی۔

۳۶۔ جدول حروف ورقم ہندسہ عشرات کی۔

۳۷۔ جدول حروف ورقم ہندسہ سئیات کی۔

۳۸۔ چوتہا مرتبہ الوف میں حرف غین ہے۔ جتنے ہزار ہوں اتنے غین لکھنے چاہئیں۔

۳۹۔ حروف ابجد میں عدد لکھنے کا طریقہ۔

۴۰۔ ہدایہ پہلا خاتمہ بیچ فن دانشمندی کے۔

۴۱۔ دوسرا فن دانشمندی کا جو کسی نے نہیں لکھا۔

۴۲۔ پہلا قاعدہ دانشمندی کا جس سے تہجی کرنے میں معنی سمجھنے لگے۔

۴۳۔ دوسرا قاعدہ دانشمندی کا جس سے جلد کلام اللہ تمام اور یاد ہو جائے گا۔

۴۴۔ اگر کلام اللہ نہ پڑھ سکے یا مسلمان نہ ہو تو کیا پڑھانا چاہیے۔

۴۵۔ تیسرا قاعدہ دانشمندی کا۔

۴۶۔ چوتھا قاعدہ دانشمندی کا جس سے بے رغبت لڑکے کو شوق ہو جائے۔

۴۷۔ پانچواں قاعدہ دانشمندی کا، تعریف موضوع اور غائب علم سمجھانے کے لئے۔

۴۸۔ چھٹا قاعدہ دانشمندی کا جس سے عربی کتاب پڑھے بغیر کلیات صرف ونحو آجائیں۔

۴۹۔ علم نحو کی اصطلاحات جو سب زبانوں میں جاری ہیں۔

۵۰۔ ساتواں قاعدہ دانشمندی کا طریق کتاب مطا کا۔

۵۱۔ آٹھواں قاعدہ دانشمندی کا، خط لکھوانے کی تعلیم کے لئے۔

۵۲۔ نواں قاعدہ دانشمندی کا جس سے فصاحت و بلاغت، صنائع و بدائع کی سمجھ پیدا ہو۔

۵۳۔ دسواں قاعدہ دانشمندی کا فارسی زبان سمجھنے کے لئے۔

۵۴۔ ہدایہ دوسرا خاتمہ کا، ادب و اخلاق کی تعلیم کے لئے۔

۵۵۔ تعریف علم و ادب۔ بقول حکماء و تقسیم ان کی، باقسام حکمت۔

۵۶۔ ذکر صفات عشرہ رزیل کا۔ جس کا ترک کرنا واجب ہے۔

۵۷۔ ذکر صفات عشرہ جمیلہ کا۔ جس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

۵۸۔ ذکر تعلیم مجلس۔

۵۹۔ تنبیہ الغافلین۔ رسمی علم والوں کے بیدار کرنے اور علم روحانی کی طرف متوجہ کرنے کے لئے۔

۶۰۔ پہلا بیان وحدت کا، کثرت کی طرف اور کثرت کا وحدت کی طرف رجوع کرنے کا۔

۶۱۔ اس کا بیان کہ تغائر و اختلاف صورت و شکل موجودات میں ہے اور حقیقت اور معنی میں نہیں بشرطیکہ راہِ بیخودی سے واقف ہو۔

یا فتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ وَ الشُّکْرُ لَهٗ عَلٰی مَا عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وَ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ.

ترجمہ:

خدا کا احسان ہے جس نے آدمی کو بنایا اور اس کو بات سکھائی اور اس کا شکر کہ اس نے قلم سے علم سکھایا، اور وہ سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا۔

نعت

ہزاروں ہزار درود

اپنے نبی امّی پر

جن کو بغیر پڑھے لکھے علم لدنی سکھا دیا۔

دیباچہ

در سبب تالیف

احقر عباداللہ، محمد نوراللہ، ساکن قصبہ بچھراوں متعلقہ ضلع مرادآباد عرض کرتا ہے کہ خدا نے ہر آدمی کی خلقت میں لیاقت لکھنے پڑھنے کی رکھی ہے۔ لہٰذا جو کوئی بھی اپنی زبان کا لکھنا پڑھنا نہ جانے وہ انسان نہیں بلکہ حیوانِ مطلق ہے۔ ہندوستان میں لاکھوں مرد اور کروڑوں ایسی عورتیں ہیں جو اپنا نام بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتیں۔ خدا اور رسول کا تو نام بڑا ہے۔

اس گمراہی کا سبب معلمین کی نافہمی ہے کہ جو بچوں کی عمر عزیز کے دو تین برس ابجد خوانی میں اور پانچ سات برس فارسی دانی میں ضائع کرتے ہیں۔ اس پر بھی ان کے شاگرد کو اتنی لیاقت نہیں ہوتی کہ وہ ہندی یا فارسی میں جو چاہے لکھ پڑھ لے۔ سن طفلی تو یوں ضائع ہوتا ہے اور جوانی کے بعد لہو ولعب کا ذوق اور کاروبار کا شوق غالب ہو جاتا ہے۔ ہر آدمی تحصیلِ علم کو مشکل جان کر متوجہ نہیں ہوتا۔ جاہل اور ناخواندہ رہ جاتا ہے۔ حالانکہ استعداد اپنی زبان کے لکھنے پڑھنے کی ذہین آدمی کو ایک ہفتے میں اور غبی آدمی کو ایک مہینے میں بخوبی حاصل ہوتی ہے۔ اس واسطے معلمین کی ہدایت کے لئے ابجد خوانی کا دستور اور مقدمہ لکھ کر اور کئی فصل اور خاتمہ کی مرتب کر کے اس کا نام 'ہدایۃ المعلمین' رکھتا ہوں۔

محمد نوراللہ

مقدمہ

دو فائدوں پر مشتمل ہے۔

پہلا فائدہ: ان چیزوں کا بیان جن کا جاننا پہلے ضروری ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ آدمی کو نطق اور گویائی کی وجہ سے حیوان پر شرف حاصل ہے۔ یعنی انسان اپنے دل کی بات بیان کر سکتا ہے، اور دوسرے کی بات سمجھ سکتا ہے۔ چنانچہ گویائی کے وقت کی جو ہوا سینہ سے ہونٹوں کی طرف نکلتی ہے اسے حرف کہتے ہیں اور حرف بغیر حرکت یا سکون یا تشدید کے بولا نہیں جاتا۔

اب یاد رکھو کہ متحرک وہ حرف ہے جو حرکت رکھتا ہو۔ اور حرکت زیر، زبر اور پیش کو کہتے ہیں۔ علامت اس کی لفظ میں یہ ہے ......ِ ُ َ

ساکن اور زدہ وہ حرف ہے جو سکون رکھتا ہو اور سکون جزم کو کہتے ہیں۔

اس کی نشانی یہ ہے ......ْ

دو حرکت کو ایک حرف کے آخر میں پڑھنا، اسے تنوین کہتے ہیں کہ اس سے نون ساکن پیدا ہوتا ہے۔

مشدّد وہ حرف ہے جس پر تشدید ہو۔ یعنی ایک جنس کی تشدید ملا کر پڑھنا دو حرف کا جیسے کرّ وفرّ پڑھنا۔ تینوں حرکت کا اوپر حروف کے تہجی ہے۔ ایک ایک حرف کو مفرد اور حرف ہجا کہتے ہیں۔ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ ملانے سے حرف مرکب بنتا ہے۔ ترکیب حروف سے لفظ بن جاتا ہے۔ اور الفاظ کو ایک دوسرے کے

ساتھ ملانے سے جملہ اور کلام بن جاتا ہے۔

اعراب اسے کہتے ہیں جس سے آخر لفظ بدل جائے۔ باعتبار اعراب کے آخر لفظ کی چار صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ مرفوع ۲۔ منصوب ۳۔ مجرور ۴۔ مجزوم

۱۔ مرفوع: وہ لفظ ہے جس کے آخر میں رفع ہو۔ رفع اور ضمہ پیش کو کہتے ہیں۔

۲۔ منصوب اور مفتوح وہ لفظ ہے جس کے آخر میں فتح اور نصب ہو۔ نصب و فتح زبر کو کہتے ہیں۔

۳۔ مجرور اور مکسور وہ حرف ہے جس کے آخر میں جر یا کسرہ ہو، جر یا کسرہ زیر کو کہتے ہیں۔

۴۔ مجزوم اور موقوف، ساکن اور زدہ وہ حرف ہے جس پر سکون ہو، سکون جزم کو کہتے ہیں۔

ہر ملک اور قوم کی لغت اور بولی جدا ہے۔ لیکن حروف تہجی ہر ایک لغت کی ایک ہیں۔ چاہے اسم ورسم، تعداد وشمار مختلف ہوں۔

چنانچہ تعداد حروف کے آٹھ اقوال ہیں۔ اکثر حکماء اور عقلاء یہ مانتے ہیں کہ ۲۸ حرف ہیں، کچھ کہتے ہیں کہ ۲۹ ہیں۔ اس کے علاوہ ۳۰، ۳۲، ۳۳ اور ۴۰ بھی کہے جاتے ہیں اور کم از کم ۱۵ حروف بھی تصور کیے جاتے ہیں۔

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بروایت ابی ذر غفاری کے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے اوپر ۲۹ حرف نازل کئے تھے۔ وہ یہ ہیں۔

اب ت ٹ ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق

ک ل م ن و ہ لا ی۔

سوائے الف کے ہمزہ دوسرا ان میں نہیں ہے۔ اول مفردات کے جو متحرک ہوتا ہے عرب میں اس کو ہمزہ کہتے ہیں لیکن لام الف ایک حرف ہے۔

جو صحیفہ ہزار فرشتوں کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام پر اترا تھا، اس حرف کے منکر کے حق میں سخت وعید حدیث میں آئی ہے اور ان انتیس (۲۹) حروف الہٰی میں تغیر و تبدیل جائز نہیں مگر لکھنے میں ہر ایک زبان کی مختلف شکل اور الفاظ ہیں۔ عرب اور فارس کے لوگ ایک وضع پر داہنی طرف سے ملا کر لکھتے ہیں، رومی، یونانی، انگریزی اور سنسکرت بائیں طرف سے مختلف شکلوں میں لکھتے ہیں۔

ہندوستان میں تحریر کا رواج اکثر عربی اور فارسی زبان میں ہے۔ چنانچہ لاکھوں کتابیں انہی دونوں زبانوں میں ملتی ہیں۔ اس لئے پہلی فصل میں مفردات، حروف تہجی دونوں زبانوں کی لکھی جاتی ہیں تاکہ مبتدی کو شروع سے دونوں زبانوں کے لکھنے پڑھنے کی استعداد پیدا ہو جائے۔ اس مقدمہ میں مندرجہ اصطلاحیں کتاب پڑھنے کے وقت بہت کام آئیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

دوسرا فائدہ: حروف کے اقسام کے ذکر کے سلسلہ میں معلوم ہونا چاہیے کہ مفردات تہجی کو حروف ابجد اور حروف جمل کہتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے حروف مفردہ کو باہم ترکیب دے کر آٹھ کلمے بامعنی بنائے ہیں۔ چنانچہ ابجد ادریسی مشہور ہیں اور وہ آٹھ کلمے یہ ہیں:

۱۔ابجد	آغاز کیا
۲۔ہوز	مِلا
۳۔حطی	واقف ہوا
۴۔کلمن	بات کہنے والا ہوا
۵۔سعفص	جلد سیکھا
۶۔قرشت	ترتیب کیا
۷۔ثخذ	دل میں لیا
۸۔ضظغ	تمام کیا

اس ترتیب کا فائدہ باعتبار عدد حروف کے اور تحریر حساب کے ایک سے لے کر لاکھوں تک ہے جو علیحدہ فصل میں بیان کیا جائے گا۔

حروف ابجد کی قسمیں باعتبار مخارج کے تین ہیں

۱۔ حلقی ۲۔ وسطی ۳۔ شفتی

۱۔ حلقی: جو ہوائے حلق سے نکلیں۔ وہ چھ (۶) ہیں۔ ہمزہ، ہا، حا، خا، عین، غین

۲۔ وسطی: جو منھ کے درمیان سے نکلیں اور بولنے میں لب سے لب نہ ملیں۔ وہ انیس ہیں۔

۳۔ شفتی: جن کے بولنے سے دونوں ہونٹ مل جائیں وہ چار ہیں۔ ب، ف، م، و۔

....

۱۔ ملفوظی: وہ حرف جو تلفظ میں تین حرف رکھتا ہو جیسے جیم، عین، غین

۲۔ مسروری: جس کے تلفظ میں دو حرف آئیں جیسے با، تا، ثا

۳۔ مکتوبی: جس کے تلفظ میں دو حرف بجنسہ اول و آخر آئیں جیسے میم، نون، واو

پہلی فصل میں اعداد اور عربی حروف کی شکل اس جدول میں درج ہیں۔

تعداد حروف تہجی عربی زبان کی بقید نام وصورت

نمبر	نام حروف	صورت حرف	نمبر	نام حروف	صورت حرف
۱	الف	ا	۱۶	طا	ط
۲	با	ب	۱۷	ظا	ظ
۳	تا	ت	۱۸	عین	ع
۴	ثا	ث	۱۹	غین	غ
۵	جیم	ج	۲۰	فا	ف
۶	حا	ح	۲۱	قاف	ق
۷	خا	خ	۲۲	کاف	ک
۸	دال	د	۲۳	لام	ل
۹	ذال	ذ	۲۴	میم	م
۱۰	راء	ر	۲۵	نون	ن
۱۱	زاء	ز	۲۶	واو	و
۱۲	سین	س	۲۷	ہاء	ہ
۱۳	شین	ش	۲۸	لام الف	لا
۱۴	صاد	ص	۲۹	یاء	ی
۱۵	ضا	ض			

تعداد و شکل حروف مفردہ تہجی موافق لغت فارسی

نمبر	نام حرف	صورت حرف	نمبر	نام حرف	صورت حرف
۱	الف	ا	۱۸	صاد	ص
۲	بے	ب	۱۹	ضاد	ض
۳	پے	پ	۲۰	طے	ط
۴	تے	ت	۲۱	ظے	ظ
۵	ثے	ث	۲۲	عین	ع
۶	جیم	ج	۲۳	غین	غ
۷	چے	چ	۲۴	فے	ف
۸	حے	ح	۲۵	قاف	ق
۹	خے	خ	۲۶	کاف	ک
۱۰	دال	د	۲۷	گاف	گ
۱۱	ذال	ذ	۲۸	لام	ل
۱۲	رے	ر	۲۹	میم	م
۱۳	ڑے	ڑ	۳۰	نون	ن
۱۴	زے	ز	۳۱	واو	و
۱۵	ژے	ژ	۳۲	ھے	ہ
۱۶	سین	س	۳۳	لام الف	لا
۱۷	شین	ش	۳۴	ہمزہ	ء
			۳۵	یے	ی

دوسری فصل

معلم الصبیان جو پیشہ معلّمی کا کرتے ہیں پہلے لڑکے کو کئی روز تک حروف مفردات یاد کراتے ہیں۔ اس کو تختی اول کہتے ہیں۔ جبکہ لڑکا حروف کی صورت نہ پہچانتا ہو اور ان کا لکھنا نہ جانتا ہو اس تختی کو کئی روز تک پڑھانے کے بعد دوسری تختی پہچاننے کے لیے اس طرح پڑھاتے ہیں۔

الف خالی، بے کے نیچے ایک نقطہ، تے کے اوپر دو نقطہ، ثے کے اوپر تین نقطہ وغیرہ۔

اس کے بعد تیسری تختی الف کے نیچے زیر اوپر زبر پیش، تشدید کے تین دندانے، جزم کی کنڈلی۔

اس کے بعد چوتھی تختی اَ بَ تَ ثَ۔ پھر پانچویں تختی اِ بِ تِ ثِ اس کے بعد چھٹی تختی اُ بُ تُ ثُ۔ اس کے بعد ساتویں تختی اً بً تً ثً۔ اس کے بعد آٹھویں تختی اٌ بٌ تٌ ثٌ۔ اس کے بعد نویں تختی اٍ بٍ تٍ ثٍ

اس کے بعد دسویں تختی اّ بّ تّ ثّ۔ اس کے بعد گیارھویں تختی اْ بْ تْ ثْ الغرض معلم صاحب اسی مفردات میں ایک سال گذار دیتے ہیں اور مرکبات کے لکھنے پڑھنے کی نوبت نہیں آتی۔ عاقل کے نزدیک یہ سب فضول ہے۔ تعلیم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی ہی تختی میں نام و صورت و شکل حروف کی یاد کرا دے اور نقش حروف کے تختی پر کھینچ کر لڑکے کو ہاتھ سے مشق لکھنے کی اس پر کرا دے۔ جب وہ بغیر استاد کے اپنی یاد سے سب حرف لکھنے پڑھنے لگے، ایسا کہ اگر قرآن یا کتاب اس

کے آگے رکھ دے تو وہ اس میں سے حروف مفردات کے بتادے۔اس کے بعد دوسری تختی تینوں اعراب کے ساتھ یاد کرا دے اَ بُ ثِ جُ اس قاعدے کے پڑھانے کے ساتھ ہی دو باتیں سمجھا دینا چاہیں۔

ا۔زبر، زیر، پیش جو ہجے کے لیے ہیں ان میں سے کسی ایک کو کھینچ کر نہ پڑھے اس لئے کہ زبر کے کھینچنے سے الف، زیر کے کھینچنے سے یے اور پیش کے کھینچنے سے واو کی آواز پیدا ہو جاتی ہے۔اور ان حروف کو کھینچ کر پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔

جیسے الف زبر اَ میں صرف ہمزہ متحرک ہوتا ہے اس کے معنی استفہام یعنی پوچھنا ہوتا ہے۔

۲۔الف کے اوپر مد لگانے سے آ ہو جائے گا جس کے معنی ہندی میں بُلانے کے ہیں اور فارسی میں بھی یہ ہی امر ہے آمدن کا اسی طرح کھینچ کر پڑھنے سے زبر کے اوپر الف کے اِئی ہو جائے گا۔اِئی لفظ کسی کو پکارنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ہندی، فارسی اور عربی میں یہ لفظ آواز دے کر متوجہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

پیش کو الف کے اوپر اُ کھینچ کر پڑھیں تو لفظ او ہو جائے گا جس کو فارسی میں ضمیر غائب کہتے ہیں یعنی اشارہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔''اُس'' جو سامنے نہ ہو۔

سارے حروف مفرد یعنی تینوں حرکتوں، زبر، زیر، پیش کو کھینچ کر پڑھنے سے بَ زبر با، بِ زیر بے، ب پیش بُو ہو جائے گا۔ان میں سے ہر لفظ کے معنی ہندی، فارسی اور عربی میں الگ الگ ہیں۔

اس طرح الف سے یے تک تینوں اعراب کی حرکت اور آواز جان لینے پر تین تین لفظ ہندی، فارسی، عربی میں الگ الگ ہیں۔

اس طرح الف سے یے تک تینوں اعراب کی حرکت اور آواز جان لینے پر تین تین لفظ ہندی، فارسی، عربی کے جان جاؤ گے۔ جب تم نے یہ جان لیا کہ ہر ایک حرف کے ساتھ زیر، زبر، پیش کھینچنے پر تین تین لفظ ہو جاتے ہیں جو ہندی، فارسی اور عربی میں کسی نہ کسی لفظ کا جز ویا حصہ ہوتے ہیں تو تم کو چاہیے کہ ہر ایک لفظ سے تین تین لفظ نکال کر اس کے لکھنے پڑھنے پر قادر ہو جاؤ۔ چنانچہ تیس حروف تینوں حرکت کے ساتھ کھینچ کر پڑھو تو اس دوسری تختی میں نوے ۹۰ الفاظ تمہاری زبان اور قلم سے نکل سکتے ہیں اگر معنی بھی ان نوے ۹۰ کے جان لو تو گویا نوے لغت حل ہو گئے۔

دقیقہ:

اگر ہوشمند لڑکا فکر کرے تو دوبارہ پڑھنے سے، ہر ایک حرکت سے، ہر ایک حرف میں تین تین لغت نکلتے ہیں۔ جیسے بے کے اوپر زبر کی تکرار سے بابا اور زیر کی تکرار سے بی بی اور پیش کی تکرار سے بو بو ہو جاتا ہے۔ اس طرح قیاس کر لو کہ تین حرکتوں کی تکرار تیس الفاظ پر کرنے سے نوے الفاظ لکھنے پڑھنے آجائیں گے۔ اس طرح ایک سو اسی (۱۸۰) الفاظ دوسری تختی کے لکھنے پڑھنے سے آگئے۔

تیسری تختی

اًٌٍ بًٌٍ تًٌٍ ثًٌٍ جًٌٍ حًٌٍ خًٌٍ دًٌٍ ذًٌٍ رًٌٍ

زًٌٍ سًٌٍ شًٌٍ صًٌٍ ضًٌٍ طًٌٍ ظًٌٍ عًٌٍ غًٌٍ فًٌٍ

قًٌٍ کًٌٍ کہًٌٍ لًٌٍ مًٌٍ نًٌٍ وًٌٍ ہًٌٍ لاًٌٍ

ءًٌٍ یًٌٍ

تیسری فصل

حروف مرکبات کی تعلیم

مفردات سے پہلے حرف لے کر متحرک کریں۔ حرکاتِ ثلاثہ کے ساتھ تینوں حروف ساکنہ پڑھوا دیجئے اور لکھوا دیجئے، اگرچہ الف ساکن شروع میں واقع نہیں ہو سکتا مگر ہمزہ متحرک کو بھی الف کہتے ہیں اور پہلی تختی مرکبات کی یوں پڑھانا چاہیئے۔

اِٗ / بِٗ / تِٗ / ثِٗ / جِٗ / حِٗ / خِٗ / دِٗ / ذِٗ / رِٗ / زِٗ / سِٗ /

شِٗ / صِٗ / ضِٗ / طِٗ / ظِٗ / عِٗ / غِٗ / فِٗ / قِٗ / کِٗ / ہِٗ /

لِٗ / مِٗ / نِٗ / وِٗ / ہِٗ / لاِٗ / یِٗ /

دوسری تختی

سب حروف مذکورہ کے ساتھ بے کی تختی

بِاُ بِبُ بِتُ بِثُ بِجُ بِحُ بِخُ بِدُ بِذُ بِرُ

بِسُ بِشُ بِصُ بِضُ بِطُ بِظُ بِعُ بِغُ بِفُ

بِقُ بِکُ بِکہُ بِلُ بِمُ بِنُ بِوُ بِہُ بِلاُ بِےُ

اس تختی کے لکھنے سے پانچ حروف کی ترکیب آگئی۔ یعنی صورت یہی ہے۔ صرف نقطے کا فرق ہے۔ اگر نیچے ایک نقطہ دیا تو تختی بے کی ہے۔ اگر نیچے دو نقطے دیئے تو تختی یے کی ہے اور اگر نیچے تین نقطے دیئے تو تختی پے کی ہے۔ اگر اوپر دو نقطے ہوں تو تختی تے کی ہے اور اگر اوپر تین نقطے دیئے تو تختی ثے کی ہے۔

تیسری ترکیب

سب حروف مذکورہ کے ساتھ ترکیب جیم کی

بحرکات ثالثہ

جاُ جبُ جتُ جثُ ججُ جحُ جخُ جدُ جذُ جرُ

جزُ جسُ جشُ جصُ جضُ جطُ جظُ جعُ جغُ جفُ

جقُ جکُ جکہُ جلُ جمُ جنُ جوُ

جہُ جلاُ جیُ۔

اس تختی سے چار حروف کی ترکیب آئی۔ جیم، چے، حے اور خے۔ آٹھ حروف ہیں جو ملا کر نہیں لکھے جاتے۔ د ذ ر ڑ ز ژ و لا

آٹھ تختیاں ان حروف کے مرکبات سے خارج ہوگئیں۔

اس کے بعد بارہ (۱۲) حروف متجانس ہیں۔

س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ

ان کی چھ تختی لکھنے میں نقطوں کے اضافہ کے بعد بارہ ہوجاتی ہیں۔

چوتھی تختی

ترکیب س ش کی ہے

سِاُ سبُ ستُ سثُ سجُ سحُ سخُ سدُ سذُ سرُ

سزُ سسُ سشُ سصُ سضُ سطُ سظُ

سعُ سغُ سفُ سقُ سکُ سگُ سلُ سم

سنُ سوُ سہُ سلاُ سیُ

پانچویں تختی

ترکیب ص ض کی ہے

صاُ صبُ صتُ صثُ صجُ صحُ صخُ صدُ صذُ

صرُ صزُ صسُ صشُ صصُ صضُ صطُ

صظُ صعُ صغُ صفُ صقُ صکُ صگُ

صلُ صمُ صنُ صوُ صہُ صلاُ صیُ

چھٹی تختی

سب حروف کی ترکیب عین غین کے ساتھ

عاَِ ُ عبَِ ُ عتَِ ُ عثَِ ُ عجَِ ُ عحَِ ُ عخَِ ُ عدَِ ُ عذَِ ُ

عرَِ ُ عزَِ ُ عسَِ ُ عشَِ ُ عصَِ ُ عضَِ ُ عطَِ ُ

عظَِ ُ ععَِ ُ عغَِ ُ عفَِ ُ عقَِ ُ عکَِ ُ عگَِ ُ

علَِ ُ عمَِ ُ عنَِ ُ عوَِ ُ عہَِ ُ علاَِ ُ عیَِ ُ

ساتویں تختی

سب حروف کی ترکیب فا اور قاف کے ساتھ

فاَِ ُ فبَِ ُ فتَِ ُ فثَِ ُ فجَِ ُ فحَِ ُ فخَِ ُ فدَِ ُ فذَِ ُ فرَِ ُ

فزَِ ُ فسَِ ُ فشَِ ُ فصَِ ُ فضَِ ُ فطَِ ُ فظَِ ُ

فعَِ ُ فغَِ ُ ففَِ ُ فقَِ ُ فکَِ ُ فگَِ ُ فلَِ ُ فمَِ ُ

فنَِ ُ فوَِ ُ فہَِ ُ فلاَِ ُ فیَِ ُ

آٹھویں تختی

سب حروف کے ساتھ کاف گاف کی ترکیب

کاً کبٍ کتٌ کثٌ کجً کحً کخٍ کدٍ

کذٌ کرٍ کزٍ کسٍ کشٍ کصٍ

کضٍ کطٍ کظٌ کعٍ کغٍ کفٍ کقٍ

ککٍ کگٍ کلٍ کمٍ کنٍ کوٍ کہٍ

کلاً کیٍ

نویں تختی

سب حروف کی ترکیب لام کے ساتھ

لاً لبٌ لتٌ لثٌ لجٍ لحٌ لخٍ لدٌ لذٌ لرٍ

لزٍ لسٍ لشٍ لصٍ لضٍ لطٍ لظٌ لعٍ

لغٍ لفٍ لقٍ لکٍ لگٍ للٍ لمٍ لنٍ

لوٍ لہٍ للاً لیٍ

دسویں تختی

سب حروف کی ترکیب میم کے ساتھ

مِاً مبً متً مثً مجً محً مخً مدً مذً

مرً مزً مسً مشً مصً مضً مطً

مظً معً مغً مفً مقً مکً مگً

ملً ممً منً موً مہً ملاً میً

گیارہویں تختی

سب حروف کی ترکیب نون کے ساتھ

ناً نبً نتً نثً نجً نحً نخً ندً نذً نرً

نزً نسً نشً نصً نضً نطً نظً نعً

نغً نفً نقً نکً نگً نلً نمً ننً

نوً نہً نلاً نیً

بارہویں تختی

سب حروف کی ترکیب ہاء ہوز کے ساتھ

ہَاِ ہَبِ ہَتِ ہَثِ ہَجِ ہَحِ ہَخِ ہَدِ ہَذِ

ہَرِ ہَزِ ہَسِ ہَشِ ہَصِ ہَضِ ہَطِ

ہَظِ ہَعِ ہَغِ ہَفِ ہَقِ ہَکِ ہَگِ

ہَلِ ہَمِ ہَنِ ہَوِ ہَھِ ہَلاِ ہَیِ

یہ بارہ تختی مرکبات کی کافی ہیں بشرطیکہ ہر لفظ کو ہجے کے ساتھ پڑھنے اور لکھنے میں بھی لحاظ رکھے کہ الفاظ متجانس اور مشابہہ آپس میں ممتاز رہیں۔ بے تکلف اور بلا دقت پڑھے جائیں۔

چوتھی فصل

لکھنے پڑھنے کے قواعد میں یہ جاننا ضروری ہے کہ بعض حروف پڑھنے میں نہیں آتے لیکن پڑھے جاتے ہیں۔ بعض حروف لکھے جاتے ہیں لیکن پڑھے نہیں جاتے۔ بعض جگہ حروف کو کھینچ کر پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ اسے اشباع کہتے ہیں۔ بعض جگہ کھینچ کر پڑھنا جائز نہیں۔

بعض الفاظ میں الف کے بعد ہمزہ لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ اسے الف ممدودہ کہتے ہیں جیسے حمراء۔ اور جس الف کے بعد ہمزہ نہ ہو اسے مقصورہ کہتے ہیں اور یا کی صورت لکھتے ہیں جیسے عیسیٰ، موسیٰ۔

مقدمہ کی چند باقیماندہ اصطلاح اس فصل میں لکھی جاتی ہیں۔

واو معدولہ: وہ حرف جو لکھا جائے لیکن پڑھا نہ جائے جیسے خود، خویش

واو مجہول: وہ حرف جس کے پہلے اس کا ضمہ ہو اور خوب ظاہر نہ پڑھا جیسے گور

واو معروف: وہ حرف جس کے پہلے اس کا ضمہ ہو اور خوب ظاہر پڑھا جائے جیسے نور

یائے معروف: وہ حرف جس کے پہلے کسرہ ہو اور خوب ظاہر پڑھا جائے جیسے بینی

یائے مجہول: وہ حرف جس سے پہلے کسرہ ہو اور خوب ظاہر نہ پڑھا جائے جیسے یکے

ہائے مختفی: اظہار حرکت کے لیے کلمہ کے آخر میں لکھتے ہیں جیسے آخر پروانہ کے

ملفوظ: وہ لفظ جو پڑھنے میں آئے۔

غیر ملفوظ: وہ لفظ جو پڑھنے میں نہ آئے۔

معجمہ ومنقوطہ: وہ حرف جو نقطہ رکھتا ہو جیسے ب ت ث

مہملہ وغیر منقوطہ: وہ حرف جو نقطہ نہ رکھتا ہو جیسے ح د ر س ص ط ع ک گ ہ ل م و لا

تازی: وہ حرف جو عربی زبان میں آئے۔

عجمی: وہ حرف جو عربی زبان میں نہیں آتا جیسے پ چ ژ گ

مشابہ: وہ حرف جو آپس میں ایک دوسرے کی ہم شکل ہوں جیسے ب ت ث ج ح خ

مشابہت کو رفع کرنے کی چند علامات ہیں کہ جہاں ب ہو اس کو بائے موحدہ کہتے ہیں یعنی ایک نقطہ والی۔

تائے مثناۃ: ت یعنی دو نقطے والی

ثائے مثلثہ: ث یعنی تین نقطے والی

چونکہ الفاظ مرکب میں تا اور با بھی مشابہ ہیں ان دونوں حروف میں تمیز نقطہ فوقانی اور تحتانی سے کرتے ہیں۔ یعنی جس کے اوپر دو نقطے ہوں اسے فوقانی اور جس کے نیچے دو نقطے ہوں اسے تحتانی کہتے ہیں۔

ان سب اصطلاحوں کے جاننے کے بعد الفاظ کے لکھنے پڑھنے میں غلطی نہیں ہوتی۔

فائدہ جلیلہ:

ہندی اور اردو زبان کے لکھنے پڑھنے میں کئی حرف وہ آتے ہیں جو حرف مذکورہ میں شامل نہیں۔ایسے حروف کی دو اقسام ہیں۔

ا۔ایسے حروف جو ہائے ہوز کے ساتھ ملانے پر تلفظ پیدا کرتے ہیں اور ان کی صورت متفاوت ہو جاتی ہے۔ایسے حروف سات ہیں۔

ا۔بھ جیسے بھای

۲۔ٹھ جیسے ٹھٹھا

۳۔چھ جیسے چھلکا

۴۔جھ جیسے جھومنا

۵۔ڈھ جیسے ڈھنا

۶۔پھ جیسے پھوکنا

۷۔کھ جیسے کھیلنا

۲۔وہ حروف جن کے اوپر نشانی ط لکھی جاتی ہے یا ثقیل کرنے کے لیے تین نقطہ لگاتے ہیں۔وہ چھ ہیں۔

ا۔پ جیسے پیر ۲۔ٹ جیسے ٹاٹ ۳۔چ جیسے چچا

۴۔ڈ جیسے ڈالنا ۵۔ڑ جیسے رڑکا ۶۔ژ جیسے ژرف

پانچویں فصل

ابجد ادریسی کے آٹھ کلمہ ہیں۔

۱۔ابجد ۲۔ہوز ۳۔حطی ۴۔کلمن

۵۔سعفص ۶۔قرشت ۷۔ثخذ ۸۔ضظغ

ان کلمات کی ترکیب بہ لحاظ اعداد کے چار ہیں۔

۱۔احاد ۲۔عشرات ۳۔میات ۴۔الوف

۱۔احاد: یعنی اکائی، اس عدد کو کہتے ہیں جسے پہلی مرتبہ میں پڑھے جیسے ۱

۲۔عشرات: یعنی دہائی، اس عدد کو کہتے ہیں جسے دوسری مرتبہ میں پڑھے جیسے ۱۱

۳۔میات: یعنی سیکڑہ، اس عدد کو کہتے ہیں جسے تیسری مرتبہ میں پڑھے جیسے ۱۱۱

الوف: یعنی ہزار، دس سو کو کہتے ہیں جو چوتھی مرتبہ میں پڑھے جیسے ۱۱۱۱

ہزار سے آگے سو سو تک بڑھ کر دوسرا نام پاتے ہیں یعنی سو ہزار کو لاکھ، سو لاکھ کو کڑوڑ، سو کڑوڑ کو ارب، سو ارب کو کھرب، سو کھرب کو نیل، سو نیل کو پدم، سو پدم کو سنکہ، سو سنکہ کو مہاسنکہ کہتے ہیں۔

مبتدی کو پہلے یہ بیس الفاظ یاد کرانے چاہئیں تا کہ اسے لکھنے پڑھنے اور سمجھنے میں سہولت ہو۔

۱۔اکن ۲۔دہن ۳۔سیکڑن ۴۔ہزارن

۵۔دہ ہزارن ۶۔لکھن ۷۔دہ لکھن ۸۔کروڑن

۹۔دہ کروڑن ۱۰۔اربن ۱۱۔دہ اربن ۱۲۔کھربن

۱۳۔ دہ کھربن　　۱۴۔ نیلن　　۱۵۔ دہ نیلن　　۱۶۔ پدمن

۱۷۔ دہ پدمن　　۱۸۔ سنکھن　　۱۹۔ مہاسنکہ

یہ گنتی اہلِ ہند کے یہاں رائج ہے۔ عربی زبان میں ہزار تک حروف مقرر ہیں اور ہزار کے بعد کوئی حرف مقرر نہیں۔

عدد کے مراتب کے لئے لفظ احاد، عشرات اور میات بولتے ہیں یعنی اکائی، دہائی، سیکڑہ مثلاً مایۃ الف کہتے ہیں لاکھ کو اور

مایۃ الف الف کہتے ہیں کروڑ کو

اسی پر ساری گنتی کی ترتیب کو قیاس کرلو۔

مبتدیوں کی سہولت کے خیال سے حروف ابجد کا چارٹ دیا جاتا ہے۔ ہر ایک حرف کے نیچے رقمِ سیاقی اور ہندسہ حسابی لکھے جاتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ جس جگہ عدد نہیں ہوتا وہاں علامتِ صفر یعنی نقطہ علامتِ خُلو لکھ دیتے ہیں۔

جدول ابجد ادریسی مع رقومات عربی، فارسی و ہندسہ

حرف ابجد	رقومات	ہندسہ	زبان ہندی	زبان فارسی	زبان عربی
ا	[illegible]	۱	ایک	یک	واحد
ب	[illegible]	۲	دو	دو	اثنان
ج	[illegible]	۳	تین	سہ	ثلاثہ
د	[illegible]	۴	چار	چہار	اربع
ہ	[illegible]	۵	پانچ	پنج	خمس
و	[illegible]	۶	چھ	شش	ستہ
ز	[illegible]	۷	سات	ہفت	سبع
ح	[illegible]	۸	آٹھ	ہشت	ثمان
ط	[illegible]	۹	نو	نہہ	تسع

مرتبہ اول میں حروف احاد کے ابجد، ہوز، حط نو حرف ہیں۔

حرف ابجد	رقومات	ہندسہ	زبان ہندی	زبان فارسی	زبان عربی
ی	[illegible]	۱۰	دس	دہ	عشر
ک	[illegible]	۲۰	بیس	بست	عشرون
ل	[illegible]	۳۰	تیس	سی	ثلاثون
م	[illegible]	۴۰	چالیس	چہل	اربعین

ن	[illegible]	۵۰	پنچاس	پنجاہ	خمسین
س	[illegible]	۶۰	ساٹھ	شصت	ستین
ع	[illegible]	۷۰	ستر	ہفتاد	سبعین
ف	[illegible]	۸۰	اسی	ہشتاد	ثمانین
ص	[illegible]	۹۰	نوہ	نود	تسعین

مرتبہ دوم میں حروف عشرات، یکلمن، سعفص، نو حرف ہیں۔

حرف ابجد	رقومات	ہندسہ	زبان ہندی	زبان فارسی	زبان عربی
ق	[illegible]	۱۰۰	سو	صد	مات
ر	[illegible]	۲۰۰	دوسو	دوصد	مائتین
ش	[illegible]	۳۰۰	تین سو	سہ صد	ثلاث مأت
ت	[illegible]	۴۰۰	چارسو	چہارصد	اربع مات
ث	[illegible]	۵۰۰	پانچ سو	پانصد	خمس مات
خ	[illegible]	۶۰۰	چھ سو	ششصد	ستہ مات
ذ	[illegible]	۷۰۰	سات سو	ہفتصد	سبع مات
ض	[illegible]	۸۰۰	آٹھ سو	ہشتصد	ثمان مات
ظ	[illegible]	۹۰۰	نوسو	نہ صد	تسع مات

مرتبہ سوم حروف میات میں قرشت، ثخذ، ضظ نو حرف ہیں۔

غ	الله	۱۰۰۰	ایک ہزار	یک ہزار	الف

مرتبہ چہارم الوف کا

حروف ابجد کے عدد مرکب کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ حروف ہزار کے اوپر

سیکڑہ، سیکڑہ کے اوپر دہائی، اس کے اوپر اکائی لکھتے ہیں۔

یہ بات مبتدی کو سمجھا کر کہے کہ وہ ایک سے لے کر دس تک اور گیارہ سے ہزار تک سب اعداد کو حروف میں لکھ ڈالے۔

اس لیئے کہ صورت مفردات احاد کی اور عشرات کی اور رقم وہندسہ مندرج ذیل تفصیل میں درج ہے۔

حروف مرکبات کی تیسری فصل میں مشق ہو چکی ہے۔

اکائی، دہائی اور سیکڑہ کو ملانا باقی ہے۔اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

یا	یب	یج	ید	یہ	یو	یز	یح	یط	ک
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
کا	کب	کج	کد	کہ	کو	کز	کح	کط	ل
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
لا	لب	لج	لد	لہ	لو	لز	لح	لط	م
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
ما	مب	مج	مد	مہ	مو	مز	مح	مط	ن
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
نا	نب	نج	ند	نہ	نو	نز	نح	نط	س
۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
سا	سب	سج	سد	سہ	سو	سز	سح	سط	ع
۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
عا	عب	عج	عد	عہ	عو	عز	عح	عط	ف
۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
فا	فب	فج	فد	فہ	فو	فز	فح	فط	ص
۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
صا	صب	صج	صد	صہ	صو	صز	صح	صط	ق
۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے کہ ترکیب اکائی، دہائی، سیکڑہ اور ہزار کی کس طرح ہوگی جیسے قا قب قج آخر تک۔

فوایدابجد کے بہت ہیں لیکن مبتدی کے مناسب حال نہیں اسی وجہ سے اس رسالے میں نہیں لکھے جاتے۔

دوہدایتوں پراس رسالے کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔

شیخ سعدی نے فرمایا ہے کہ

نہ معلم بود نہ دانشمند
چار پایہ برو کتابے چند

یعنی وہ جانور جس پر کتابیں لدی ہوں نہ معلم ہوسکتا ہے نہ دانشمند

دانشمندی کی دو قسمیں ہیں۔علمائے مدرسین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ

ا۔جب کتاب کا مطالعہ کریں تو کتاب کا مضمون واضح طور پر جان لیں۔

۲۔اگر کتاب کی شرح یا حاشیہ لکھیں تو مطلب خوب واضح کر دیں۔

اس قسم کی دانشمندی کی مہارت کے سلسلہ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب، محدث دہلوی نے رسالہ دانشمندی تصنیف فرمایا۔اس سے افادہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

دوسری قسم دانشمندی کے فن کے وہ قواعد ہیں جن کو جاننا بچوں کے استاد کے لیے ضروری ہے۔ یہ قواعد میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھے۔ یہ میں نے محض تجربے کی بنیاد پر ترتیب دیئے ہیں۔

استاد کا فرض یہ ہے کہ وہ بے سمجھ بچے میں سمجھ پیدا کرے اوراس بچے میں جو پڑھنے سے بھاگتا ہو یا کتراتا ہو، پڑھائی میں دلچسپی اور شوق پیدا کرے اور کم عرصے میں بہت سی استعداد پڑھائی کی طالبعلم میں پیدا کر دے۔تاکہ طالبعلم زیادہ وقت کھیل کود میں ضائع نہ کرے۔ جو چیز دنیا ودین میں مفید ہو وہ تعلیم کرے اور غیر مفید اشغال سے باز رکھے۔

پہلا قاعدہ:

دانشمندی کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ حروف مفرد یا مرکب سے جو الفاظ بنتے ہیں، استاد کو چاہیئے کہ شاگرد کو اس کے معنی بتاتا رہے۔ چنانچہ شیخ بو علی سینا کے سلسلہ میں واقعہ مشہور ہے کہ وہ جس زمانے میں اپنے استاد سے ابجد خوانی کر رہے تھے، ایک روز اپنے استاد کے ساتھ ایک رکابی میں کھانا کھا رہے تھے۔ شیخ نے استاد کے آگے سے لقمہ اٹھایا۔ استاد نے فرمایا کہ بابا، خ دز برخد، زیر خِد، پیش خُد، خواندہ براں عمل نمی کنی۔ شیخ نے فرمایا، معاف کیجئے کہ ابھی سبق ت زبر تا، زیر تی، پیش تو بوداست۔ استاد نے جواب پسند فرمایا۔

دوسرا قاعدہ:

استاد کو چاہیئے کہ شاگرد کی ابجد خوانی کی تعلیم کی تکمیل کے بعد شاگرد کو ایسے شغل کی ترکیب دلائے جو اس کے لیے مفید ہو اور جس کی شاگرد رغبت رکھتا ہو۔ مثلاً مسلمان طالبعلم حروف مفردات اور مرکبات کو مع ہجا کے حفظ کرنے پر قادر ہو گیا ہو اور قرآن کے الفاظ اس کے منہ سے پورے ادا ہو جاتے ہوں تو ایسے حال میں پہلے اسے قرآن شریف شروع کرادے اور حرف و اعراب طالبعلم سے نکلوا کر تہجی دو دو تین تین آیات کی خوب حفظ کرادے۔ بعد قدرت تہجی ایک ایک رکوع ہر روز حفظ کرادے، جب بغیر ہجے کے صحیح عبارت پڑھنے لگے۔ ایک مہینے میں پاؤ پاؤ سیپارہ اور دوسرے مہینے میں آدھا آدھا سیپارہ اور تیسرے مہینے میں ایک ایک سیپارہ ہر روز پڑھادے۔ طالبعلم اگر حافظ کا ذہن اور تلمیذ رکھتا ہو گا تو چھ مہینے میں قرآن شریف ختم

کر کے ایک سال میں حافظ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس کا استاد شاگرد کو حکم دے کہ ہر صبح کو پہلے تبرکاً اور تحفظاً ایک سیپارہ تلاوت کیا کرے۔ اگر شاگرد مسلمان نہ ہو یا اس کی زبان سے الفاظ صحیح ادا نہ ہوتے ہوں تو قرآن بہت مدت میں پڑھ سکے گا۔ لیکن لکھنے پڑھنے پر اگر قدرت رکھتا ہے تو اسے اردو زبان کی کوی دوسری کتاب جیسے راہ نجات، عقاید جامی، یا ترجمہ حدیث پڑھانا شروع کر دے۔ اس طرح کہ جتنا وہ پڑھے، اپنے ہاتھ سے اسے تختی پر دو تین بار لکھے۔ اس عمل سے تین باتیں حاصل ہوں گیں۔

پہلی یہ کہ اردو پڑھنے کی مہارت حاصل ہوگی۔ دوسرے اردو لکھنے کی مہارت آجائے گی۔ تیسرے عقاید اور مسائل کا علم ہو جائے گا۔

تیسرا قاعدہ:

جس بات کا سیکھنا طالبعلم کی فہم و ذکا سے اوپر ہو اسے پڑھانا نہیں چاہیئے۔ اس لیے کہ علم سمجھنے کا نام ہے۔ بغیر سمجھائے پڑھانا دانشمندی کے خلاف ہے۔ اور اس ملک کے استادوں کا یہ حال ہے کہ ابجد خوانی کے بعد طالبعلم کو کریما، خالق باری، آمد نامہ، پند نامہ، محمود نامہ، یہاں تک کہ دیباچہ گلستاں بغیر معنی کے پڑھاتے ہیں، اس طرح طالبعلموں کا ایک دو سال بلاوجہ ضائع ہو جاتا ہے۔

چوتھا قاعدہ:

جس لڑکے کو پڑھنے سے نفرت ہو اور کتاب کی صورت نہ دیکھنا چاہتا ہو اور کھیل کی طرف زیادہ مائل ہو ایسے لڑکے کو اس طریقہ سے تعلیم دے کہ اگر لڑکا گنجفہ کا

شوق رکھتا ہے تو تیسوں حروف ابجد کے، تینوں اعراب کے ساتھ گنجفہ کے نو دو ورق پر جلی خط میں لکھ کر، ہر ورق کا نام بقید حروف بتا دے۔ نام یاد ہو جانے کے بعد اور مفردات اور اعراب کی صورت پہچان لینے کی استعداد کے بعد بارہ تختی مرکبات کی جاننے کے بعد، مختلف رنگ کے ساتھ گنجفہ کے اوراق پر لکھ کر ہر ایک تختی کو الگ الگ بازی قرار دے۔ گنجفہ کا ورق بنانے کا شوق دلا کر حروف کی مشق قلم سے بھی کرا دے۔

اگر طالبعلم شطرنج کی طرف مائل ہو تو بتیس مہروں پر صورت حروف مفردات کی لکھدے اور چونسٹھ خانے تختی پر کھینچ کر ہر خانہ میں حروف مرکب لکھ کر نام سمجھا دے۔ حروف یاد کرا دینے اور اعراب کے پہچان لینے کے بعد ہجا آسان ہو جاتا ہے۔

پانچواں قاعدہ:

جب تک علم کی تعریف، موضوع اور غایت معلوم نہ ہو، علم کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ استاد کے لیے ضروری ہے کہ کتاب پڑھانے سے پہلے شاگرد کو سمجھائے کہ یہ کتاب کس علم سے متعلق ہے، اس میں کس موضوع پر بحث کی گئی ہے اور اس کتاب کے پڑھنے سے کیا فائدے ہیں۔ ان تینوں باتوں کو سمجھنے کے بعد شاگرد پوری توجہ اور رغبت کے ساتھ اس کتاب کو پڑھے گا اور ایک موضوع سے دوسرے موضوع کے درمیان تمیز کر سکے گا۔

اس زمانے میں کسی استاد سے معلوم کیجئے کہ گلستاں اور بوستاں کس علم کی کتابیں ہیں تو استاد جواب دیں گے کہ فارسی میں ہیں۔ اگر ان سے کہئے کہ فارسی تو ایک زبان ہے کسی علم کا نام نہیں اس زبان میں تو بہت سے علوم کی کتابیں ہیں تو ممکن ہے اس کا کوئی جواب ہی نہ دے سکیں۔ کیوں کہ دونوں کتابیں اخلاق کی ہیں اور

اخلاق خلق کی جمع ہے۔ اور خلق خُو ، خصلت کو کہتے ہیں ، جس کے صاف اور درست رکھنے سے انسان کامل ہو جاتا ہے۔

چھٹا قاعدہ:

کسی کتاب کی عبارت سمجھنے اور سمجھانے کی صلاحیت اور قوت فہم و تفہیم بغیر صرف و نحو کے علم کے حاصل نہیں ہوتی۔ بعض استاد سمجھتے ہیں کہ صرف و نحو کا علم صرف عربی زبان سے متعلق ہے۔ چنانچہ اکثر اساتذہ فارسی اور ہندی زبان کے صرف و نحو پر قدرت نہیں رکھتے۔ اس لیئے ضروری ہے کہ اردو زبان سیکھنے والوں کو شروع میں ہی صرف و نحو کا لبِ لباب یاد کرا دیا جائے تاکہ شاگرد سب زبانوں میں ان قواعد سے مدد لے سکے۔

کلیات صرف:

جن قاعدوں سے الفاظ کا حال تغیر اور تبدیل معلوم ہو اسے علم صرف کہتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر زبان کے قواعد میں یہ تین اقسام ضرور ہوتے ہیں۔

۱۔اسم ۲۔فعل ۳۔حرف

اسم = نام فعل = کام حرف = ملانے والا

فعل کو مصدر کہتے ہیں۔

ہندی کے آخر میں نا ہوتا ہے جیسے کرنا

کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔

ایک فاعل کو واحد کہتے ہیں۔

دو فاعل کو اثنان کہتے ہیں۔

دو سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں۔ مرد کو مذکر اور عورت کو مؤنث کہتے ہیں۔ سامنے ہو تو مخاطب اور حاضر، روبرو ، نہ ہو تو غائب کہتے ہیں۔

فعل جو ہو چکا وہ ماضی اور جواب ہوتا ہے وہ حال اور جو آگے ہوگا وہ مستقبل کہا جاتا ہے۔ جیسے کیا اور کرے گا۔ مفعول کیا گیا۔

امر بمعنی کر اور نہی بمعنی مت کر

اسم زماں یعنی وقت کام کا اور ظرف مکاں یعنی جگہ کام کی

تین حرف کا لفظ ثلاثی

چار حرف کا لفظ رباعی

پانچ حرف کا لفظ خماسی ہوتا ہے۔

اصطلاحات نحو

ایک لفظ کا دوسرے لفظ سے تعلق اور اس سے جو معنی پیدا ہوتے ہیں اسے علم نحو کہتے ہیں۔

جس لفظ سے بات شروع ہو اسے مبتدا کہتے ہیں اور جس لفظ پر بات ختم ہو اسے خبر کہتے ہیں۔ فعل کے بعد جو اسم آتا ہے، اسے فاعل کہتے ہیں۔

جس پر فعل واقع ہو اسے مفعول کہتے ہیں جیسے کیا گیا۔

مبتدا، خبر یا فعل فاعل کو ملا کر جملہ بنتا ہے۔

پہلے اسم ہو تو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جیسے آدمی آیا۔

اگر پہلے فعل ہو تو جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے آیا وہ اور جس کی طرف اشارہ ہو اسے مشارالیہ کہتے ہیں۔

فاعل اگر مفعول کی کیفیت بیان کرے وہ حال ہوتا ہے جیسے وہ سوار ہو کر آیا

جس کا حال ہو اسے ذوالحال کہتے ہیں۔ جس حرف سے پکاریں اسے حرف ندا کہتے ہیں۔

جس کو پکاریں اسے منادی کہتے ہیں جیسے اے خدا

جس چیز کو کسی کی طرف نسبت کیجئے اسے مضاف کہتے ہیں اور جس کی نسبت کریں اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے غلام فرید جیسا آدمی اسے موصوف اور جس کا بیان ہو اسے صفت کہتے ہیں جیسے نیک مرد

یہ سب صرف ونحو کی اصطلاحیں شاگرد کو ہر کتاب کے ذریعے سمجھا دے تا کہ طالبعلم فارسی، ہندی اور عربی میں بسہولت صیغہ اور ترکیب سمجھ جائے اور بتا سکے۔

ساتواں قاعدہ:

شفیق استاد کو چاہیئے کہ وہ طالبعلم کو اس طرح کتاب کا مطالعہ کرائے کہ کتاب سے پڑھی گئی عبارت کے شروع لفظ کے متعلق شاگرد سے معلوم کرے کہ وہ اسم یا فعل یا حرف اسم، مصدر ہے یا جامد

اگر مشتق ہے تو اس کی اصل صورت کیا تھی۔

ہر لفظ کے معنی کلیات نحو کے اصول کی بناء پر تلاش کرے۔

ہر قید کا فائدہ معلوم کرے۔ عبارت کے مطلب میں جو دعویٰ کیا گیا ہو اس کی دلیل تلاش کرے کہ عبارت میں اس کا ذکر ہے یا نہیں۔ اگر مذکور ہے تو غور کرے کہ اس دعویٰ پر منطبق ہے یا نہیں۔ اگر عبارت سمجھنے میں کوی دقت ہو تو استاد سے معلوم کرلے۔

آٹھواں قاعدہ:

استاد کو چاہیے کہ شاگرد کو خط لکھنے کی تربیت کرتے وقت پہلے شاگرد کو اردو میں خط کا مضمون وضاحت کے ساتھ ذہن نشین کرائے پھر ہدایت دے کہ شاگرد اس مضمون کو لکھ کر لائے۔ اس کے بعد شاگرد کے تحریر کردہ خط کے املا اور انشا کی اصلاح کرے اور دوبارہ صاف کرائے۔ دوبارہ صاف شدہ خط کی عبارت کی اچھائی یا برائی شاگرد کو سمجھائے پھر شاگرد سے کہے کہ وہ اسی طرح کا دوسرا خط کسی کے نام لکھ کر دیکھائے۔ جب شاگرد بے تکلف خط لکھنے لگے تو شاگرد کو ہدایت کرے کہ وہ اردو کے خط کو فارسی میں ترجمہ کردے۔ مشکل الفاظ کی فارسی ترکیب بتادے۔

استاد اصلاح کرتے وقت شاگرد کو سمجھائے کہ وہ اس کا لحاظ رکھے کہ کن الفاظ کو پہلے اور کن الفاظ کو بعد میں استعمال کرتا ہے۔ ایک ہی لفظ کی بار بار تکرار دور کرے اور بے فائدہ الفاظ کا استعمال ترک کرے۔

نواں قاعدہ:

جب شاگرد میں مطلب نویسی اور معنی سمجھنے کی استعداد پیدا ہو جائے تو استاد کو چاہیئے کہ شاگرد کو ہر عبارت کی فصاحت اور بلاغت سمجھاتا رہے۔ خاص طور پر حضرت سعدی علیہ الرحمہ کی کتابوں گلستاں اور بوستاں میں جو صنائع اور بدائع استعمال کی گئی ہیں انہیں شاگرد پر واضح کردے۔ مثلاً رعایت سر دپا میں سر، گردن، آنکھ، ابرو، کان، دیکھنا، ہونٹ، دانت، ہاتھ اور پیر کا ذکر ہے۔ اسی طرح رعایت تضاد میں سردی، گرمی، سختی، نرمی، رنج، راحت، غم و شادی کا ذکر ہے۔ شاگرد کو ان کیفیات سے آگاہ

کرے اور مسجع و مقفیٰ فقرے جو کتاب میں ہوں انھیں سمجھاتا جائے۔ ایک ہی لفظ کو بار بار لکھنے اور غیر مشہور الفاظ استعمال کو منع کرے۔

دسواں قاعدہ:

استاد کو چاہیے کہ اپنی زبان اردو میں لکھنے پڑھنے کی استعداد پیدا ہو جائے تو اس کے بعد فارسی کی تعلیم اس طرح دینی چاہیئے کہ پہلے کتاب قواعد فارسی کی پڑھائے جیسے آمد نامہ مصنفہ مولوی غلام مخدوم، صفوۃ المصادر مصنفہ محمد مصطفےٰ خاں لکھنو والے، اور خالق باری مصنفہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ معنی کے ساتھ پڑھائے اور اتنی استعداد پیدا کردے کہ شاگرد میں فارسی کی تحریر اور تقریر کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

اس کے بعد قواعدِ صرف پڑھانے کے لیے فارسی کی کتاب جیسے میزان مصنفہ میاں جی نہتن، رسالہ مصنفہ عبدالواسع ہانسوی، شجرہ الامانی مصنفہ مرزا قتیل، موھبت عظمیٰ اور عطیہ کبریٰ۔ جس قواعد صرف ونحو اور معنی و بیان فارسی زبان میں تفصیل سے پڑھائے۔ فارسی زبان کی استعداد پیدا کر لینے کے بعد اگر علم انشا کی تعلیم دینی منظور ہو تو مبتدی کو دستور البیان، رقعات نظامیہ، رقعات عالمگیری ہفت ضابطہ مصنفہ علی نقی خاں اور بہارِ اقبال مصنفہ مولوی امانت علی کو خوب سمجھا کر پڑھادے اور متوسط کو بہار دانش، عیار دانش اور انشا ابوالفضل پڑھائے، منتہی کو مناظر الانشا، انشا طاہر وحید، وقائع نعمت خاں عالی، طغرا اور ظہوری کافی ہیں۔

اگر شاگرد کو اخلاق کی تعلیم دینا منظور ہو تو مبتدی کو پند نامہ مصنفہ سعدی شیرازی معنی کے ساتھ، چہار باب مصنفہ شاہ اہلِ اللہ محدث، اور موعظت مصنفہ حضرت فرید الدین عطار پڑھائے، متوسط کو گلستاں و بوستاں، ابواب الجناں پڑھائے

اور منتہی کو اخلاق جلالی، اخلاق ناصری اور اخلاق المحسنین پڑھادے۔

ہدایہ ثانیہ

استاد کا ادیب ہونا بھی ضروری ہے۔ تحصیل علم سے درستی آداب بہت اہم ہے۔ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے لیکن خدا ان کی مدح میں فرماتا ہے۔ **انک لعلی خلق عظیم** یعنی آپ کے اخلاق اور آداب بہت بڑے ہیں۔ علماء علم ادب اس علم کو کہتے ہیں جس میں الفاظ سے بحث ہو۔ علم ادب کی گیارہ اقسام شمار کرتے ہیں۔

۱۔ علم اللغت ۲۔ علم اشتقاق ۳۔ علم صرف ۴۔ علم نحو

۵۔ علم معانی ۶۔ علم بیان ۷۔ علم بدیع ۸۔ علم عروض

۹۔ علم قافیہ ۱۰۔ علم انشا ۱۱۔ علم رسم الخط

علم ادب کے متعلق حکماء کی رائے ہے کہ تہذیبِ اخلاق اور علم ادب کی واقفیت کی وجہ سے انسان افعال اور حرکاتِ نفس پر قابو پاسکتا ہے جو سبب بنتا ہے اچھی زندگی اور آخرت کا۔

وہ کام اور معاملات جن کا تعلق مجلس سے ہوتا ہے، اسے علم مجلس یا علم محاصرات کہتے ہیں۔ اگر معاملات کا تعلق کسی جماعت یا گھر سے متعلق ہو تو اسے علم تدبیر یا علم المنزل کہتے ہیں۔

اگر معاملات کا تعلق ایک شہر سے ہو تو اسے علم تدبیر الامصار اور سیاست مدنی کہتے ہیں۔ اصول اخلاق کی کتابوں میں حکمت، شجاعت، عفت اور عدالت کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر قسم کے نیچے اس کی مختلف اقسام درج ہیں۔

ان کی تفصیل اخلاق جلالی اور اخلاق ناصری میں درج ہیں۔ تفصیل اس رسالہ میں لکھنا مناسب نہیں۔

یہاں وہ آداب لکھنے چاہئیں جن کو معلم کے لیے شاگرد کو سکھانا ضروری ہیں تاکہ آدمی کی خصلت درست ہو سکے۔

خالق عزاسمہ نے ہر آدمی کو بیس صفات سے مرکب کیا ہے۔ دس صفات رزیل یعنی بری ہیں اور دس صفات جمیل یعنی اچھی ہیں۔ انسان کے کمال نفس اور نجات ابدی اسی پر موقوف ہے کہ فضل اللہ کے طفیل اور اپنے ارادہ سے صفات رزیلہ ترک کرے اور صفات جمیلہ کو اختیار کرے اور اگر صفات رزیلہ بالکل ترک نہ ہو سکیں تو صفات محمودہ کو غالب کر لے۔

صفات رزیلہ سے متعلق یہ رباعی ہے۔

خواہی کہ شود دل تو چوں آئینہ ۔۔۔ دہ چیز بروں کن از درون سینہ
حرص و امل وغضب دروغ وغیبت ۔۔۔ بخل و حسد و کبر و ریا و کینہ

صفات جمیلہ سے متعلق یہ رباعی ہے۔

خواہی کہ شود بمنزل قرب مقیم ۔۔۔ دہ چیز بہ نفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و حلم و یقیں ۔۔۔ لطف و کرم و صدق و رضا و تسلیم

دانشمند اور ادیب استاد پر لازم ہے کہ وہ شاگرد کو گفتگو کے آداب، سننے کے آداب، اٹھنے اور بیٹھنے کے آداب، ہر قسم کی مجلس کے آداب، صفائی تقریر اور سلیقۂ تحریر شعر و سخن، سمجھنے کا شعور، قصے اور لطیفے، صنائع اور بدائع تعلیم کر دیں اور اس کا پورا خیال رکھیں کہ شاگرد مجلس میں کوئی بے تکی بات، کوئی لغو حرکت یا ایسی بات جو اہلِ محفل کو ناگوار ہو نہ کرے، ہر شخص کے ساتھ سلام میں پہل کرے۔ اپنے آپ کو سب سے کمتر اور عاجز سمجھے۔ محفل میں بہتر جگہ تلاش نہ کرے نہ کسی سے تعظیم کی توقع کرے، اکڑ کر نہ چلے اور چلا کر نہ بولے، نہ ٹھٹھا مار کر ہنسے، نہ کسی پر ظلم کرے، احکام خداوندی و رسول اللہ کبھی نہ چھوڑے، ممنوعہ کاموں کے قریب نہ جائے، ذلیل اور کمینہ لوگوں کی صحبت سے بچے، علماء اور صلحاء کی صحبت میں حاضر رہے۔ جو کوئی نصیحت کی بات سنے اسے یاد رکھے اور اس پر عمل کرتا رہے۔ حلال روزی، اچھی گفتگو، اچھے حال کو حاصل کرنے کی ہمیشہ کوشش رکھے۔ یہ چند باتیں بسلسلہ ادب لکھی گئی ہیں۔ ان باتوں کو ہر دین وملت کے لیے پسند کیا گیا ہے اور ان باتوں پر عمل کرنے سے دین و دنیا میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

ادب سے عزت حاصل ہوتی ہے اور دشمن بھی اخلاق سے دوست ہو جاتے ہیں اور دوست تو عاشق صادق ہوتے ہی ہیں۔ اس سلسلہ میں کسی نے بہت اچھا شعر کہا ہے۔

آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است　　با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

تنبیہ الغافلین

آغاز سے اب تک جو کچھ لکھا گیا وہ تعلیم علم رسمی کی تھی

علمِ رسمی سر بسر قیل است و قال نہ ازو کیفتے حاصل نہ حال

لیکن علمِ روحی کے سبب نجاتِ ابدی ہوتا ہے چنانچہ یہ تعلیم، عقلی تعلیم سے مختلف ہوتی ہے۔ اس علم کا معلم بھی معلم دنیا سے مختلف ہوتا ہے۔ جو صفت عشق کے ساتھ اس رسالہ میں دل لگائے گا وہ کیفیت ہی کچھ اور پائے گا۔ **عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ** میں پہلا استاد کون ہے اور اس کی خبر لانے والا کون ہے۔ معلم ثالث کون ہے اور پھر وہی انسان جو ظاہر میں متعلم تھا آپ ہے یا کوی اور ہے اور اگر عینک عشق کی آنکھ پر رکھ کر غور کرے گا تو سمجھ میں آئے گا کہ مفردات اور مرکبات یعنی الفاظ جن سے کروڑوں کتابیں بھری پڑی ہیں وہ محض ایک نقطہ ہے جو معلمِ اول نے قلم سے لوحِ محفوظ پر لکھا تھا۔ اس نقطہ کے حرکت کرنے سے سیدھا خط یعنی الف اللہ کے نام کا پیدا ہوگیا اور الف سے اُرواح واشباح سب چیزوں کی پیدا ہوگئی۔ اسی وجہ سے حضرت باری عزاسمہ نے الف کو اسماء الٰہی کے خزانہ کی چابی قرار دیا اور اسماءِ حسنیٰ سے ہر روح کا اسم کیا۔ اسی لئے ہر اسم بلکہ ہر حرف میں اپنی قوت روحانی کی وجہ سے عجیب وغریب تاثیرات اور تصرفات موجود ہیں۔ کتبِ علم الحروف میں ان کا بیان تفصیل سے موجود ہے۔

ایک نقطہ کے الف بننے سے قبل جس طرح کروڑوں بلکہ غیر منتہای عدد بننے ممکن ہیں اسی طرح نقطہ سے الف بننے تک اگر لاتعداد مخلوق بن جائے تو کیا تعجب ہے۔

چنانچہ حکماء قائل ہیں کہ نقطہ کے حرکت کرنے سے خط یعنی لمبای اور حرکت خط سے سطح یعنی چوڑای اور حرکت سطح سے جسم یعنی گہرائی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس طرح انحلال جسم سے سطوح اور خطوط کی نقطہ اصلی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

جس نے جام وحدت، ساقی توحید کے ہاتھ سے پیا ہوگا وہ خود حروف مفرد و مرکب کے مختلف نقوش پر غور وفکر کر کے جان لے گا کہ عالم میں اختلاف صرف صورت وشکل سے ہے معنی میں ہرگز اختلاف نہیں بلکہ ایک موجود واحد کے نام بے شمار اور اسی بے صورت کی صورتیں سو ہزار۔

طرفہ بے رنگے کہ دارد رنگہائے بے شمار طرفہ بے شکلے کہ دارد شکلہائے صد ہزار

لیکن یہ سوجھ بوجھ فوائد وقواعد دانشمندی سے نہیں آتی بلکہ اس کی تعلیم دانشمندی سے مختلف ہے یعنی عقل گھٹی تو ادراک بڑھا، بیہوشی ہوی تو ہوش آیا، آنکھ بند کیجئے تو بینای آئے، کان بند کیجئے تو سنائی آئے، زبان بند کیجئے تو قوت گویائی پیدا ہو، زور کھوئے تو قوت آئے، کھانا پینا چھوڑے تو سیری پاوئے، بیخود ہوجائے تو ہستی آئے، ہستی آئے تو خودی جائے، خودی جائے تو خدائی آئے۔

بفکرم ہیچ مضموں بہ زلب بستن نمی آید خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید

تمت الخاتمہ بالعافیہ تمام شد

ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہ گارم

الحمد للہ والمنت کہ نسخہ ہدایت المعلمین تصنیف جدید مشیر الدولہ، محقق الملک، محمد نور اللہ، خان بہادر، مناظر جنگ، رئیس قصبہ بچھراؤں، متعلقہ ضلع مراد آباد

بتاریخ نواز دہم ماہ رجب المرجب ۱۲۶۴ھ مطابق بست ویکم ماہ جون ۱۸۴۸ء روز چہار شنبہ در مطبع قادری باہتمام محمد نصرت علی بمقام میرٹھ مطبوع شد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درالخلافہ شاہ جہاں آباد کے ماتحت تمام علاقوں کے موجودہ اور آئندہ سرکاری ملازمین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ''ازالۃ القناع عن وجوہ السماع'' المقلب بہ ''نغمہ عشاق'' تصنیف حقائق ومعارف آگاہ مولوی محمد نوراللہ اعظم پوری سے متعلق مبارک زمانے ہی میں یہ کتاب ملاحظہ انور سے گذری اور اس میں اختصار سے بیان شدہ مطالب پوری وضاحت سے واضح وروشن ہوگئے۔ جہاں تک اس کتاب کے جامع ومکمل ہونے کا تعلق ہے فروغ واصول، معقول ومنقول دلائل سے آراستہ ہیں کتاب مذکور کو اس زمانے کے مشہور ومعروف علماء وفضلاء نے پسند وقبول کیا ہے، یہاں تک کہ اس علاقے کے کسی بھی عالم نے اُس پر حجت وبحث کرنے کی ہمت نہیں کی ہے۔ اسی لیے بندگان ثریا مکان نے منظور فرمایا کہ اس کتاب کے نادر نسخہ کی کثرت کے ساتھ اشاعت کی جائے اور چھاپے خانے سے چھپوائی جائے اور اس لحاظ سے کہ مخدوم دایم الحضور شیخ عبدالغفور اعظم پوری قدس سرہ اور مصنف مذکور کے دیگر اسلاف جو ظاہری وباطنی علم وفضل کی حیثیت سے سلاطین ماضی کی جانب سے صاحب عز وشان، لائق عنایت واحسان رہے ہیں معزی الیہ مفتی محمد نوراللہ کو بھی حضور پرنور کی پیش گاہ سے زبدۃ الموحدین، مشیر الدولہ، محقق الملک، خاں بہادر، مناظر جنگ کا خطاب دیا گیا ہے۔ اس سلطنت ابد مدت کے ہر خاص وعام رعایا اور افسران اعلیٰ پر واجب ہے کہ سابق الذکر مفتی کے اعزاز واحترام کو خود پر لازم قرار دیتے ہوئے مشار الیہ کو التفات ومراحم خسروی کے لیے ملحوظ خاطر اور تفضلات شاہی کے لیے نظر میں رکھیں اس سلسلے میں اس فرمان کو ایک موثر حکم اور سخت تاکید سمجھا جائے۔

فقط

ترجمہ فرمان شاہی

نقل فرمان شاہی

اللہ اکبر

طغریٰ

محمد ابو النصر معین الدین

بادشاہ غازی

مہر

محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

ابو النصر معین الدین ۱۲۲۱ھ

متصدیان حال واستقبال ممالک محروسہ دار الخلافہ شاہجہاں آباد بدانند درین اوان میمنت اقتران کتاب ازالۃ القناع عن وجوہ السماع الملقب بہ نغمہ عشاق تصنیف حقائق و معارف آگاہ مولوی محمد نور اللہ اعظم پوری بملاحظہ انور گذشت و مطالب مندرجہ آن مشروحا بوضوح پیوست از آنجا کہ کتاب مذکور جامع فروع و اصول مدلل بدلائل معقول و منقول است، رتبہ پسند و قبول عقلا فضلا زمان یافتہ واحدی از علمائی این دیار بردو قدح آں جسارت نساختہ بنابرآں منظور بندگان ثریا مکاں گشتہ کہ بنابر تکثیر و ترویج این نسخہ نادر الوجود بطور چھاپہ منطبع گردد و بلحاظ اینکہ مخدوم وایم الحضور شیخ عبد الغفور اعظم پوری قدس سرہ و دیگر اسلاف مصنف مذکور از حیثیت علم و فضل ظاہر و باطن ذی المجد والشان لائق العنایت والاحسان سلاطین ماضیین بودہ اند معزی الیہ نیز از پیشگاہ حضور پر نور بخطاب زبدۃ الموحدین، مشیر الدولہ، محقق الملک، مفتی محمد نور اللہ، خاں بہادر، مناظر جنگ، مخاطب گردید واجب و متحتم بر خواص و عوام رعایای و برایای این سلطنت ابد، مدت آنکہ اعزاز و احترام مفتی سابق الذکر و خود ہا لازم دانستہ موصی الیہ راہموارہ مورد مزاحم خسروی مطرح انظار تفضلات شاہی شناسند و دریں باب قدغن بلیغ و تاکید مزید دانند۔

فقط

کبتہ محمد ابو ظفر ولی عہد بہادر

نصر من اللہ وفتح قریب

تحریر فی التاریخ چہارم رجب المرجب ۲۹ جلوس والا

مطابق ششم ماہ نومبر ۱۸۳۴ عیسوی

اصل متن فرمان شاہی

فرمان شاہی جلدی کردہ اکبر شاہ ثانی بنام مولوی محمد نور اللہ



